

سمندر

ہزاروں سال پہلے ایک بہت بڑا سمندر تھا۔ اتنا بڑا کہ کسی نے بھی اسکا کنارہ نہیں دیکھا تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ واقعی اسکی کوئی حد نہیں ہے۔ عظیم سمندر میں ہر طرح کی مخلوق تھی۔ مہیب آبی جانور، قومی ہیکل اور ضعیف مچھلیاں۔ پہاڑ جیسے آکٹوپس، مگر مچھ، دریائی گھوڑے اور سانپ۔ پانی کی تہہ اور پرسے تو کسی ارتعاش کے بغیر نظر آتی تھی مگر ذرا سانچے پوری ایک دنیا آباد تھی۔ ایک مختلف طرح کی کائنات۔ پہاڑوں کے کالے رنگ کے لامناہی سلسلے، آبی جنگلات، چٹانیں اور برف کے سینکڑوں لمبے تودے۔ صرف ایک مسئلہ تھا کہ ہر دو چار سال بعد زلزلہ ضرور آتا تھا۔ جھنکوں سے پہاڑوں کے اندر روازن گبڑ جاتا تھا۔ اکثر لا وہ ابلنا شروع ہو جاتا تھا۔ سرخ رنگ کا گرم لا واپانی میں جہاں بھی گرتا تھا وہاں تمام جانوریاں تو مر جاتے تھے یا زخمی ہو کرنا کارہ ہو جاتے تھے۔

سمندر کی تہہ میں ایک بہت بڑا آکٹوپس رہتا تھا۔ انتہائی طاقتور اور جاندار۔ اتنا بڑا تھا کہ پورے سمندر میں اسکے مقابلے کا کوئی جانور نہیں تھا۔ اسکے درجنوں ہاتھ اور آنکھیں تھیں۔ پہاڑ کی غار میں رہتا تھا۔ آکٹوپس بے حد ذہین تھا۔ لگتا تھا کہ اسکے درجنوں دماغ بھی ہیں۔ لاکھوں مچھلیوں، دریائی گھوڑوں اور مگر مچھوں کی ایک فوج بنا رکھی تھی۔ پل پل کی خبر رکھتا تھا۔ پانی میں جو کچھ بھی ہو رہا ہوتا تھا، اسکو معلوم تھا۔ ہر صبح غار سے نکلتا تھا۔ سب سے پہلے دریائی گھوڑے سمندر کا حال بتاتے تھے۔ پھر مچھلیاں اپنی زبان میں مکمل واقعات بیان کرتی تھیں۔ مگر مچھ دور دور کی کاروائی گوش گزار کرتے تھے۔ آکٹوپس پورے سمندر کا بے تاج بادشاہ تھا۔ عنان حکومت اسکے پاس تھی۔ ہر جگہ اسکا حکم مانا جاتا تھا۔ آکٹوپس میں بہت خوبیاں تھیں۔ حاکم کے طور پر ہر فریق کا خیال رکھتا تھا۔ مضبوط اور ناتواں، تمام جانور اسکے لیے بالکل برابر تھے۔ اسکا انصاف اور طرزِ زندگی کمال حد تک شفاف تھا۔ کوئی مگر مچھ کسی کمزور مچھلی کو کھانہ نہیں سکتا تھا۔ ہر جانور کو بس اتنی اجازت تھی کہ جائز بھوک مٹا سکے۔ زیادتی کرنے کا تصور بھی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک وہیل مچھلی سمندر کی تہہ میں گئی۔ وہاں تک پہلے کبھی بھی سفر نہیں کیا تھا۔ تہہ کے ساتھ چھوٹی چھوٹی سنہری مچھلیاں رہ رہیں تھیں۔ امن پسند مچھلیوں کی آنکھیں نہیں تھیں۔ روشنی کا بھی علم نہیں تھا۔ سوکھ کر اپناراستہ تلاش کرتی تھیں اور کبھی بھی خاص علاقے سے باہر نہیں جاتی تھیں۔ لاکھوں کی تعداد میں یہ سنہری مچھلیاں انتہائی شریفانہ زندگی گزار رہی تھیں۔ وہیل مچھلی کو جب یہ نظر آیا کہ نایبنا مچھلیاں آسان شکار ہیں، تو اپنے ساتھیوں کو بھی فوری طور پر بلایا۔ مشورہ کر کے بے بس نایبنا مچھلیوں پر حملہ کر دیا۔ ان گنت چھوٹی چھوٹی ننھی منی مچھلیاں انکی خوراک بن گئیں۔ باقی وہاں سے بھاگ کر جان بچانے میں کامیاب ہو گئیں۔ اتفاق سے سنہری مچھلیوں کی ملکہ نج گئی۔ بھاگتے بھاگتے آکٹوپس کی غار کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ وہاں ایک دریائی گھوڑا پہرادرے رہا تھا۔ کہنے لگی کہ فوری طور پر بادشاہ کو جگاؤ کیونکہ اسکے ساتھ بہت ظلم ہوا ہے۔ آکٹوپس کا حکم تھا کہ اگر کہیں بھی کوئی مسئلہ ہو، تو اسے فوراً اطلاع دی جائے۔ دریائی گھوڑے نے اسے جگایا اور ساری رو داد سنائی۔ آکٹوپس غار سے باہر آیا۔ اس نے دوسری مخرب مچھلیوں سے بھی ساری معلومات لیں۔ پتہ چلا کہ واقعی ان ناتواں مخلوق کے ساتھ بہت زیادتی ہوئی ہے۔ بادشاہ غصے میں آگیا۔ حکم جاری کیا کہ دریائی گھوڑوں کی فوج جائے اور وہیل مچھلی کو گرفتار کر کے پیش

کیا جائے۔ حکم پر عمل کیا گیا۔ آکٹوپس نے سزا سنائی کہ دس دن کیلئے تہار ہیگی اور اسکی غذا بند کر دی جائیگی۔ وہیل مچھلی کی مجال نہ تھی کہ با دشاد وقت کی بات ٹالے۔ لہذا حکم کی تعییں ہوئی۔ وہیل مچھلی کو ناتوان مخلوق کو بے جانتگ کرنے پر بھر پور سزادی گئی۔

وہیل مچھلی نے سزا تو بھگت لی مگر بہت زیادہ بے عزتی محسوس ہوئی۔ اسکے گروہ میں ایک بہت شرارتی رکن بھی تھا۔ اس نے وہیل کو کہا کہ تم تو بہت طاقتوار عظیم ہو۔ یہ تو تمہارا حق تھا کہ کسی بھی کمزور سے کمزور جانور کو کھا سکوں۔ تمہیں روک کر پورے قبلے کی بے عزتی کی گئی ہے۔ لہذا بدله لینا چاہیے۔ وہیل مچھلیاں سوچتی رہیں کہ بے عزتی کا بدله کیسے لیا جائے۔ آکٹوپس کی حکومت کو کیسے ختم کیا جائے اور کیسے سبق سکھایا جائے۔ ایک زیرک نے مشورہ دیا کہ عظیم سمندر میں ایک کیکڑہ زن لے پیدا کرنے والے پہاڑوں کے درمیان رہتا ہے۔ لا وہ جب اپنی حدت کھو دیتا ہے تو وہاں اپنا گھر بنالیتا ہے۔ تمیں برس پہلے با دشاد نے کسی زیادتی پر دربار سے نکال دیا تھا اور اکیلا رہنے کی سزا دی تھی۔ تمیں سال سے کیکڑا کیلے ہی رہ رہا ہے۔ مگر با دشاد کے سخت خلاف ہے۔ خیر وہیل مچھلی انہائی خفیہ طریقے سے کیکڑے کے پاس پہنچی۔ ساری رو داد اس آبی جانور کو سنائی کہ کس طرح با دشاد نے اسے بے عزت کیا ہے اور کس طرح طاقتور ہونے کے باوجود ایک کمزور فریق کو ترجیح دی ہے۔ کیکڑا اندر سے بہت خوش ہوا کہ اب ایک مضبوط ساتھی مل گیا ہے۔ کہا کہ یہ تو بہت آسان کام ہے۔ آکٹوپس کو بر باد کرنا بالکل مشکل نہیں۔ لیکن اسکے لیے تدبیر کی ضرورت ہے۔ مشورہ تھا کہ سمندر میں لاکھوں طرح کے جانوروں کو مکمل طور پر تقسیم کر دو۔ ان میں انتشار برپا کر دو۔ رنگ، نسل، غذائی ضروریات اور ذہنی خیالات کی بنیاد پر مختلف گروہوں میں اس طرح منتشر کرو کہ ہر فریق سمجھے کہ دوسرا اس کا جانی دشمن ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آکٹوپس کے متعلق منقی افواہوں کا سیلا ب لے آؤ۔ وہیل کو یہ مشورہ بہت پسند آیا۔ جاتے جاتے کیکڑا کہنے لگا کہ مشورے کی ایک قیمت ہے۔ جب انتشار عروج پر ہو جائے تو مشہور کیا جائے کہ اب صرف کیکڑا ہی تمام مسائل کو حل کر سکتا ہے۔ لہذا حکومت اسکے حوالے کر دی جائے۔ وہیل مچھلی نے اسکی بات مان لی مگر صرف کہا کہ جہاں بھی چاہے شکار کر سکتی ہے۔ کمزور سے کمزور مچھلی کو بھی کھا سکتی ہے۔ کیکڑے اور وہیل مچھلی کی سازش شروع ہو گئی۔

بھر پور منصوبہ بندی کے تحت کام شروع کیا گیا۔ وہیل مچھلیوں نے ہر جگہ کہنا شروع کر دیا کہ ایک طرح کے آبی جانوروں کو ایک ساتھ رہنا چاہیے۔ اسیلے کہ سمندر کے حالات بہت خراب ہیں۔ کبھی بھی زلزلہ آ سکتا ہے۔ اسیلے مچھلیوں کو اپنے اپنے ہی گروہ بنانے چاہیے تاکہ آفت آنے پر پورا گروہ مقابلہ کر سکے۔ یہ بھی کہا کہ زلزلہ آنے سے قبل اعلان بھی کر دے گی تاکہ نقصان کم سے کم ہو۔ اس نے کیکڑے سے پوچھ رکھا تھا کہ زلزلہ کب آئیگا۔ اب پورا سمندر لا تعداد جھتوں میں تقسیم ہو گیا۔ مختلف رنگ، جسم اور نسل کے جانور ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگے۔ باہمی اتفاق بہت کم ہو گیا۔ کالے رنگ کی مچھلیاں صرف اور صرف اپنے رنگ کی مچھلیوں میں تیرتی رہتی تھیں۔ بڑے جسم کے جانور اپنے ہی جیسے مہیب جانوروں کے ساتھ زندگی گزارنے لگے۔ پورا سمندر ایک ایسے نفاق کا شکار ہو گیا کہ ہر قبیلہ دوسرے کا جانی دشمن بن گیا۔ اور تو اور، انہوں نے پانی کے اندر اپنی حدود تک مقرر کر لیں۔ مختلف نشان لگادیے گئے کہ یہ فلاں کا علاقہ ہے اور اس میں دوسرا داخل نہیں ہو سکتا۔ با دشاد سمجھنے پایا کہ سازش کس طرح سے ہو رہی ہے اور کون کر رہا ہے۔ بنیادی وجہ بھی تھی کہ وہیل مچھلی روزانہ دربار میں حاضر ہو کر پوچھتی تھی کہ اسکے لیے کوئی حکم ہے۔ ساتھ ساتھ امن کے جھوٹے قصے بھی سناتی رہتی تھی۔ آکٹوپس سمجھتا تھا کہ سب کچھ

سچ بتارہی ہے۔ چھوٹی مچھلیاں اور جانور ڈر کر صحیح بات نہیں کر سکتے تھے۔ ایک مچھلی نے کوشش کی کہ آکٹوپس کو سچ بتایا جائے۔ مگر تھوڑے وقت کے بعد اس مچھلی کو مار دیا گیا۔ بادشاہ کو بھی بتایا گیا کہ ایک حادثے کا شکار ہو چکی ہے۔ خیر آکٹوپس سازش کو نہ پہچان سکا اور اپنی زندگی میں مگن رہا۔

آکٹوپس کی لاپرواہی اور عیار کیکڑے اور طاق تو مچھلیوں کے ملاپ نے پُر امن سمندر کو جو ہری طور پر تبدیل کر دیا۔ ہر چیز تقسیم ہوئی۔ ایک رات چھوٹی سی مچھلی بھوک سے بے قرار ہو کر اپنے مختص علاقے سے متصل علاقے میں غذا ڈھونڈنے چلی گئی۔ وہاں سے تھوڑی دیر بعد واپس آگئی۔ یہ انتہائی بے ضرری حرکت تھی۔ مگر اب جنگ شروع ہوئی۔ غول درغول لڑائی شروع ہوئی۔ کمزور فریق دوسرے کا شکار کرنے لگا۔ حد تو یہ ہوئی کہ کمزور فریق سمندر کے متصل کناروں میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے۔ اب کیکڑے کی منصوبہ بندی کا دوسرا درجہ شروع ہو گیا۔ پہلا مرحلہ تو بالکل کامیاب تھا۔ نفرت، نفاق، ظلم اور جبر ہر طرف پھیل چکے تھے۔ کیکڑے کو اندازہ تھا کہ ززلہ کب آئیگا اور لاوا کب نکلے گا۔ ساری معلومات وہیل کے حوالے کیں۔ ساتھ ہی کہا کہ سوائے آکٹوپس کے ہر ایک کوتا دو کہ حفاظت کا انتظام کر لے۔ یہ بھی مشہور کردے کہ بادشاہ تو اس قدر غفلت میں ہے کہ رعایا کے مفادات کا بالکل کوئی خیال نہیں۔ اسکی بے خبری تو اس درجہ ہے کہ رعایا کو ززلہ آنے کی پیشگی اطلاع تک نہ دے سکا۔ وہیل مچھلیوں کے پورے گروہ نے سمندر میں اعلان کر دیا کہ ٹھیک دس دن کے بعد شدید ززلہ آئیگا اور بہت زیادہ لاوہ اُبلے گا۔ لاوا کئی صد یوں کی مقدار سے بھی بڑا ہو گا اور اس سے بہت بتا ہی پھیلے گی۔ وہیل کے گروہ نے پورے سمندر میں معلومات اس طرح پھیلائی کہ واہ واہ شروع ہوئی۔ جانور مراح ہونے لگے۔ خیر دس دن بعد شدید ترین ززلہ آیا۔ لاوے کا سیلا ب اُمڈ آیا۔ کیکڑے نے ایسا انتظام کر رکھا تھا کہ لاوے کا رخ آکٹوپس کی طرف ہو جائے اور اپنے غار میں ہی فنا ہو جائے۔ بالکل ایسے ہی ہوا۔ ترکیب کامیاب رہی۔ سرخ لاوا پانی کو چیرتا ہوا بادشاہ کی غارتک پہنچ گیا۔ کیکڑا ساتھ ساتھ تھا۔ کمال ہوشیاری سے غار کے منہ پر ایک چٹان رکھ دی۔ آکٹوپس کو پتہ ہی نہیں چلا اور لاوے کی ذمیں آگیا۔ اب میدان بالکل صاف تھا۔ آکٹوپس یعنی بادشاہ مر چکا تھا۔ انصاف کرنے والا خود تمہم ہو چکا تھا۔ غار کے سامنے کیکڑے نے زبردست جشن منایا۔ وہیل مچھلی نے تمام جانوروں کو بتایا کہ کیکڑے کی وجہ سے تمام زلزلے اور لاوے سے محفوظ رہے ہیں۔ معصوم جانور بھی اس جشن میں شامل ہو گئے۔ سب خوشی سے ناقر ہے تھے کہ نجات دہنہ آگیا اور اب انکی تکالیف دور ہو جائیں گی۔

کیکڑا سمندر کا بادشاہ بن گیا۔ سمندر کہنے کو تو ایک تھا مگر اسکے ہزاروں حصے ہو چکے تھے۔ ہر جانور دوسرے کو دشمن سمجھتا تھا۔ گروہوں کو شک کی بنیاد پر ایسے لڑوا یا گیا کہ کئی نسلیں ختم ہو گئیں۔ ہر طرف طاق تو رکھنے لگا۔ چھوٹے جانور مارے گئے یا ہجرت کر گئے۔ وہیل مچھلیاں خوش تھیں کہ کمزور رعایا کو چیر پھاڑ سکتی تھیں۔ کمزور فریق بالکل دب کر رہ گیا، بلکہ برباد ہو گیا۔ کیکڑے کی بادشاہت قائم ہوئی۔ سمندر غریب، کمزور اور لا غر کیلئے لاوے کا جہنم بن گیا۔ نفاق، اس درجہ کا تھا کہ پھر کبھی بھی اتحاد اور یگانگت واپس نہیں آسکی۔ اسکے بعد سمندر کا کیا حال ہوا، کسی کو کچھ معلوم نہیں۔

اس بے ربط تحریر کا ہمارے عظیم ملک کے حالات سے کوئی تعلق نہیں۔ خیال ہے کہ اس طرح کی باتیں لکھنا اور پڑھنا وقت کا ضیاع

- ۶ -

راوی منظر حیات